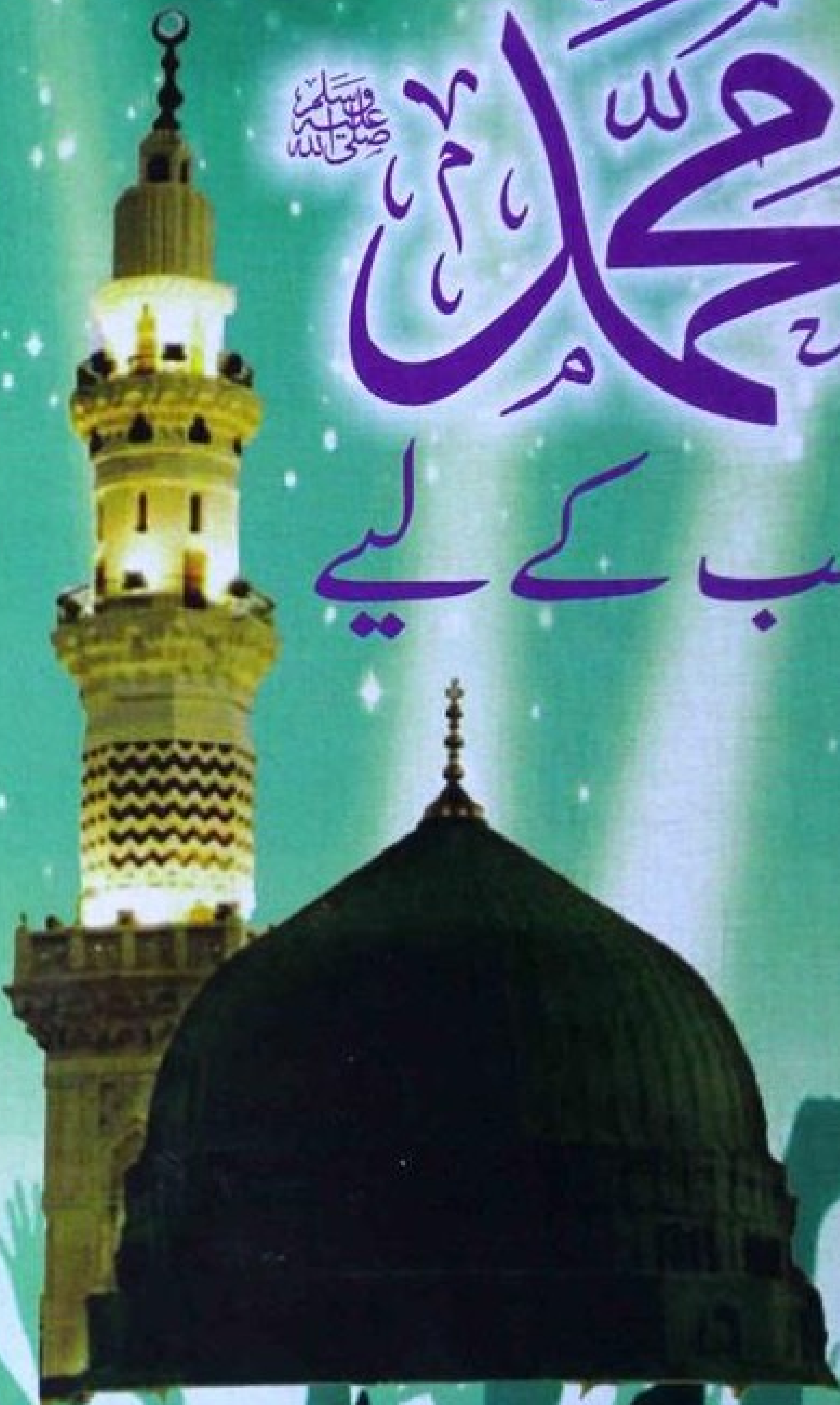
محمد ﷺ

سب کے لیے



ھو مہاجن بسمل

زیرِ اہتمام : اسباق پبلی کیشنز، پونے

صلی اللہ علیہ وسلم

محمد ﷺ سب کے لیے

مجموعۂ نعت

اُدھو مہاجن بسملؔ

زیرِ اہتمام
اسباق پبلی کیشنز، پونے

کتاب کا نام	:	محمدؐ سب کے لیے
شاعر	:	اُدھو مہاجن بسملؔ
زیراہتمام	:	اسباق پبلی کیشنز، پونے
سالِ اشاعت	:	جنوری 2018
تعدادِ اشاعت	:	500
کمپوزنگ	:	یسریٰ گرافکس، 305-سوموار پیٹھ، پونے۔ 9595031666
صفحات	:	72
قیمت	:	50 روپے
ملنے کے پتے	:	

1. Udhav Mahajan "Bismil",
"Vedant", Plot No. 12, Pragati Garden,
Badhe Vasti, Mundhwa, Pune - 411 036
Mob.: 8329500284, 9579449635
2. Asbaque Publications,
Saira Manzil, 230/B/102, Viman Darshan,
Sanjay Park, Lohgaon Road, Pune - 411 032
Mob.: 9822516338, 8055755623

Muhammad Sab Ke Liye

(Collection of Naats)

by

Udhav Mahajan "Bismil"

Published by

Asbaque Publications, Pune

انتساب

اس جذبے

کے نام

جس کی وجہ سے

نعتِ محمد ﷺ

لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی

اُدھو مہاجن بسملؔ

فہرست

یہ حقیقت ہے

ڈاکٹر نذیرؔ فتح پوری

یہ حقیقت ہے۔ کوئی کتنا بھی اپنے قلم کی طاقت اور اپنے سخن کی ریاضت کو آزما لے؛ حضرت محمد ﷺ کی توصیف کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ خدا کے بعد جو سب سے برتر و بزرگ ہستی ہے وہ آپؐ کی ہستی ہے۔ خدا نے خود جس کی تعریف اپنے قرآن میں کی ہے، کیسے کیسے القاب سے اپنے محبوب کو مخاطب کیا ہے؛ اس سلسلے میں یہاں مفصل گفتگو کا موقع نہیں۔ ہاں، اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ مسلمانوں کے دوش بدوش ہندوؤں نے بھی کثرت سے حضرت محمد ﷺ کی شان میں نعت کے نذرانے پیش کیے ہیں۔ کسی نے کہا ہے۔

ایک ہندو اور مدحتِ سلطانِ مدینہ

کسی نے کہا۔

صرف مسلم کا محمدؐ پہ اجارہ تو نہیں

ایک دفتر ایسی نعتوں سے بھرا ہوا ہے جن کے خالق ہندو ہیں۔ پنڈت جوشؔ ملسیانی، جگن ناتھ آزادؔ، کالی داس گپتا رضاؔ جیسے ادبی طور پر بلند کردار کے حامل شعرا نے بھی بہت عقیدت اور محبت میں ڈوب کر حضرت محمد ﷺ کی شان میں بے پناہ نعتیہ نذرانے پیش کیے ہیں۔ جناب اُدھو مہاجن بسملؔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ کڑی سے کڑی ملتی ہے تو ہار بنتا ہے۔ اس ہار میں اور پھول جڑتے جائیں گے اور اس کی خوشبو پھیلتی جائے گی اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

جناب اُدھومہاجن بسملؔ نے شہرت اور ناموری حاصل کرنے کے لیے نعت نہیں لکھی بلکہ انھوں نے خالص عقیدت اور محبت کے اظہار کا وسیلہ نعت کو بنایا۔ وہ عقیدت وہ محبت جو رسالت مآب حضرت محمد ﷺ کے لیے بسملؔ صاحب کے دل میں جاں گزیں ہے اس کا پرتو ان کے کلام میں ہر جگہ نمایاں ہے۔ انھوں نے چند تاریخی واقعات بھی اپنی نعت کے توسط سے پیش کیے ہیں جو ان کے سیرت کے مطالعے کے سبب سے ہے۔ مثلاً

اک روز اپنے کمرے میں اُمّ سُلیم بھی
شیشے میں بھر رہی تھیں پسینہ رسولؐ کا

جیسے واقعات بہت کم لوگوں کے مطالعے میں آتے ہیں۔ اس سے بسملؔ صاحب کے خلوص اور ذوقِ مطالعہ کا پتہ چلتا ہے۔

مجموعے کا نام بھی بہت با معنی ہے 'محمدؐ سب کے لیے'۔ آپؐ رحمتِ عالم بن کر دنیا میں تشریف لائے تھے اسی سبب سے کہا جاتا ہے کہ محمدؐ سب کے لیے۔ اُدھومہاجن بسملؔ کا خیال ہے کہ جب محمدؐ سب کے لیے ہیں تو ان کے لیے کیوں نہیں۔

جہاں تک فن اور فنکاری کا تعلق ہے ایسے کلام سے اسے منہا کر دینا چاہیے۔ محبت اور عشقِ رسولؐ کی عینک لگا کر اس کتاب کا مطالعہ کریں تو یقیناً آپ کو اطمینان حاصل ہوگا۔

******

اُدھو مہاجن بسملؔ کی نعتیہ شاعری

شمشاد بانو شادؔ (پونہ)

نعت ایک ایسی صنفِ سخن ہے جس کی تخلیق تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔ اس کے باوجود جن شعراء نے اس میدان میں قدم رکھا تو انتہائی ہوش مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی عقیدت اور محبت کے گل ہائے سخن پیش کیے اور سرخ رو ہوئے۔ ایسے ہی شعراء میں ایک نام جناب ادھو مہاجن بسمل کا ہے۔ بسملؔ صاحب غزل کہتے ہیں اور نظم بھی، انھوں نے گیت دوہے اور ماہیے بھی لکھے ہیں۔ اسی کے ساتھ وہ حمد اور نعت کے بھی کامیاب شاعر ہیں۔

شاعری ایک وسیع میدان ہے، یہ میدان شاعر کی اپنی ملکیت ہے۔ اپنی جائیداد ہے۔ اس میدان میں وہ جہاں چاہے پڑاؤ ڈال سکتا ہے۔ اور من چاہی صنف پر طبع آزمائی کرسکتا ہے۔ اس میدان کو وہ اپنے فکروفن کے پھولوں سے گلستان بنا دیتا ہے اور اپنے خوبصورت خیالات کے چاند ستاروں سے اس میدان کو روز روشن کی طرح تاب ناک بنا دیتا ہے۔ شاعری ٹھنڈے ٹھنڈے پانی کی صاف جھیل کی طرح ہے جو شاعر کے ذہن وقلم سے ایک دلنواز اور فرحت بخش جھرنے کی طرح پھوٹ کر نکلتی ہے اور پڑھنے والوں کے ذہن ودل کو سکون فراہم کرتی ہے۔

جناب اُدھو مہاجن بسملؔ کا مختصر سا تعارف یہ ہے۔ آپ ۱۷ رفروری ۱۹۵۰ء کو چالیس گاؤں مہاراشٹر (انڈیا) کے ایک دیہات میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم مادری زبان مراٹھی میں ہوئی۔ آپ نے بی۔ اے چالیس گاؤں سے کیا، ایم۔ اے ہندی میں پونے یونیورسٹی سے اور

بی۔ایڈ جلگاؤں کالج آف ایجوکیشن اور ایم۔ایڈ تلک کالج آف ایجوکیشن پونے سے کیا۔آپ مہاراشٹر کے تعلیمی شہر پونہ میں مقیم ہیں، برسوں تدریس کے اعلیٰ پیشے سے وابستہ رہ کر معصوم اذہان کی آبیاری کرتے رہے۔اب ملازمت سے سبکدوشی کے بعد شعروسخن کی تخلیق سے وابستہ ہیں۔آپ کی مادری زبان اگرچہ مراٹھی ہے لیکن آپ نے اپنے قلبی جذبات کے اظہار کے لیے 'زبانِ اردو' کا انتخاب کیا۔ جب غزلوں کا شوق پیدا ہوا تو رہنمائی کے لیے آپ نے پونہ کے بہت سے سخنوروں سے رابطہ کیا۔ بہت بھاگ دوڑ کی۔ یہاں وہاں ہر جگہ اپنا مدعا پیش کیا۔ بہت مایوس بھی ہوئے مگر آپ نے اپنی کوشش جاری رکھی۔کوشش کرنے والے کبھی نہیں ہارتے؛ مہاجن جی کو یقین تھا اور اسی یقین نے انھیں ایک دن پونہ کے استاد شاعر، محقق، افسانہ نگار، ناول نگار، تنقید نگار اور تقریباً اسّی کتابوں کے مصنف ڈاکٹر نذیؔر فتح پوری (مدیر اسباق، پونے) سے ملایا۔ یہاں آکر آپ کی تلاش ختم ہوئی۔نذیؔر صاحب نے آپ کی چاہت، لگن، محنت اور حوصلے کو دیکھا تو آپ کی رہنمائی کی ذمہ داری قبول کرلی۔آپ نذیؔر صاحب کے شاگرد بن گئے اور یہیں سے آپ نے غزلیں لکھنا شروع کیں۔نذیؔر صاحب نے آپ کی بھرپور مدد کی، رہنمائی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مہاجن جی نے بھی ڈٹ کر محنت کی اور غزلیں، آزاد نظمیں، دوہے، کہہ مکرنی میں طبع آزمائی کی اور ایک حد تک کامیاب رہے۔اس کے ساتھ ہی آپ نے حمد اور حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں نعت کے نذرانے بھی پیش کیے۔آپ کو اُردو سے بہت دلچسپی ہے اس لیے آپ نے اپنے طور پر اُردو رسم الخط میں لکھنے کی کوشش کی۔اسکے لیے اُردو ٹیچر عبدالمجید رشک نے آپ کو پڑھانا شروع کیا۔ اس کے بعد آپ نے مولانا آزاد نیشنل یونیورسٹی حیدرآباد سے اُردو زبان کا امتحان دے کر سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ آپ اُردو سیکھنے کے لیے لگاتار محنت کر رہے ہیں۔پونا کے اُردو شاعروں سے آپ کے قریبی تعلقات ہیں۔ اُن سب سے بھی آپ کو اُردو سیکھنے میں مدد ملتی ہے۔ مہاجن جی اُردو کا ایک امتحان پاس کر کے بیٹھے نہیں، اگلے امتحان کی تیاری میں لگ گئے اور اب اندرا گاندھی اوپن یونیورسٹی دہلی سے اُردو سرٹیفکیٹ کورس کی تیاری کر رہے ہیں۔ جہاں چاہ ہوتی ہے وہاں اپنے آپ راہیں نکلتی چلی جاتی ہیں۔ جو محنت کرتا ہے وہ پھل

ضرور کھاتا ہے۔ انسان میں محنت اور لگن کا جذبہ ہو تو کامیابی قدم چومتی ہے۔ مہاجن جی بھی ایک دن بہترین اُردو جاننے والوں میں شمار کیے جائیں گے۔ ہم سب کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

آپ کی اب تک غزلوں اور نظموں کی چھ کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں دو شعری مجموعے اُردو میں شائع ہوئے ہیں جن کے نام 'حرفِ غزل' اور 'غزل کے ساتھ' ہیں۔ 'غزل کے ساتھ' یہ کتاب ہندی اور اُردو دونوں زبانوں میں شائع ہوئی۔ ہندی والے شعری مجموعے کو مہاراشٹر راجیہ ہندی ساہتیہ اکیڈمی کی جانب سے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ان تمام مجموعوں کی ابتدا انھوں نے روایتی انداز سے کی ہے۔ پہلے صفحہ پر حمد اور اس کے بعد نعت کی شمولیت بعد ازاں غزل کا سلسلہ دراز ہے۔ لیکن اپنے عنوان کے زیر اثر ہم یہاں بسملؔ صاحب کی صرف نعتیہ شاعری پر ہی اظہار خیال کریں گے۔

اللہ پوری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ اس نے انسان کی بھلائی کے لیے وقت وقت پر رسول اور انبیاء بھیجے۔ سب نے اپنے اپنے وقت پر دنیا کو اللہ کی وحدت کا پیغام دیا۔ اسی پیغام کو آگے بڑھانے کے لیے اللہ نے اپنے آخری نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کو ساری کائنات کے لیے رحمت للعالمین بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ نے پوری دنیا کی تاریکیوں کو مٹا کر نورانی بنا دیا۔ بسملؔ صاحب ایک اللہ کو مانتے ہیں۔ اس کی وحدت کا اقرار کرتے ہیں۔ اپنے اقرار کو خوبصورت حمد یہ اشعار کے ذریعہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

ہر کسی کو ہے ضرورت تیری
میں بھی کرتا ہوں عبادت تیری
تیرے رب ہونے کا ہے ناز مجھے
میرے دل میں بھی ہے وحدت تیری

حضرت محمد ﷺ کی ثنا خوانی پوری کائنات کرتی ہے۔ اللہ خود حضور ﷺ کی تعریف کرتا ہے۔ اللہ اور اس کے سارے فرشتے حضور ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں، اللہ ایمان والوں سے فرماتا ہے کہ ''اے ایمان والو! تم بھی نبی ﷺ پر درود و سلام بھیجا کرو'' اللہ کے اس حکم کو ہم سب

مسلمان پورا کرتے ہیں۔ نبی ﷺ پر درود وسلام کے تحفے بھیج کر اپنی زبان کو پاک کرتے ہیں، دل کو سکون دیتے ہیں، حضور ﷺ سے محبت کا اقرار کرتے ہیں۔ حضور ﷺ سے محبت کا احسن طریقہ یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ کی شان میں نعتیں لکھی جائیں اور پڑھی جائیں، دل میں یقین رکھا جائے کہ ہم جب نعت پڑھتے ہیں تو حضور ﷺ کے دربار میں یہ تحفے پیش ہوتے ہیں۔ مشہور نعت گو صحابی حضرت حسّان بن ثابتؓ جب نعت پڑھتے تھے تو سرکارِ دو عالم ﷺ خوش ہو کر سنتے تھے۔ ہمارا یقین اور ایمان یہی ہے کہ ہماری نعتیں بھی حضور ﷺ ضرور سنتے ہیں۔

بارگاہِ رسالت ﷺ میں نعتیں لکھ کر پیش کرنے والے مسلمان شعراء تو ہیں ہی مگر کچھ ہندو شعراء بھی بہترین نعتیں کہتے ہیں ان شعراء میں ایک شاعر اُدھو مہاجن بسملؔ ہیں جو سادہ اور سلیس زبان میں نعت کہتے ہیں جو آپ کے عقیدت مندانہ جذبوں کی عکاسی کرتی ہے۔ چند اشعار

کچھ اس طرح کا ہو انداز نعت احمد میں
کہ حرف حرف مقدس کتاب ہو جائے
نبی کی نعت سنانے کا ہے ہنر جس کو
ہمیشہ اس کو خدا مالا مال کرتا ہے

بسملؔ صاحب دل کی عمیق گہرائی سے نعت کہتے ہیں۔ نعتیہ مشاعروں میں پڑھتے اور داد و تحسین حاصل کرتے ہیں۔ حضور ﷺ سے تعلق رکھنے والی ہر شئے سے محبت کرتے ہیں۔ دینِ مصطفیٰ ﷺ کی تعریف میں آپ کہتے ہیں۔

کہہ دو چراغِ نور بجھایا نہ جائے گا
یہ دینِ مصطفیٰ ہے مٹایا نہ جائے گا
محبوبِ رب کو دل میں بٹھایا ہے اس طرح
اُن کے سوا کسی کو بٹھایا نہ جائے گا

اور دیکھئے مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کو آپ نے کتنے خوبصورت شعری پیکر میں ڈھالا ہے......

انسان کوئی کیا کرے مدحت رسول کی
قرآن پاک خود ہی ہے عظمت رسول کی
مالک نے ان کو علم کا پیکر بنا دیا
رتبہ تمام کون و مکاں تک بڑھا دیا

بسملؔ صاحب نے نعتوں کے ذریعہ عشقِ رسول ﷺ کی شمع روشن کی ہے۔اپنی عقیدت کے گل بوٹے کھلائے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے اوصافِ حمیدہ کو شعری پیکر عطا کر کے آپ ﷺ کی مدحت سرائی کے فن میں اپنے جوہر دکھانے میں پوری طرح کوشاں ہیں۔آپ شہرِ نبی ﷺ کے دیدار کی آرزو رکھتے ہیں۔آپ کا دل نبی ﷺ کے دربار میں حاضری کے لیے تڑپتا ہے۔آپ یادِ نبی ﷺ کو اپنے دل میں بسائے رکھتے ہیں۔اپنی نعتوں کے ذریعہ آپ نے مدینے کی آرزو ظاہر کی ہے۔آپ کہتے ہیں......

دل میں سمایا جب سے قرینہ رسول کا
آنکھوں میں بس گیا ہے مدینہ رسول کا

توفیق خدا دے تو طیبہ کا سفر ہوگا
گلیوں میں مدینے کی اپنا بھی گزر ہوگا
مجھ کو بھی بلائیں گے سرکار مدینے میں
کیا جانوں دعاؤں میں کب میری اثر ہوگا

کرم خدا کا اگر بے حساب ہو جائے
تو طیبہ جانا میرا کامیاب ہو جائے

طیبہ کی زمیں یاد ہے، طیبہ کی فضا یاد
طیبہ کے سوا مجھ کو تو کچھ بھی نہ رہا یاد

میں سرورِ عالم کے مدینے کا ہوں طالب
اس راہ پہ آتا ہے میرے دل کو خدا یاد

انسان کی چاہتیں ہوتی ہیں، خواہشیں ہوتی ہیں۔ خواب ہوتے ہیں۔ وہ دنیا کی سیر کرنا چاہتا ہے۔ دنیا کی رونقیں اور رنگینیاں اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہے۔ مگر ایک مسلمان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ خانۂ کعبہ کا دیدار کرے، حضور اقدس ﷺ کی قبرِ پُر نور کو نظر بھر دیکھے اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائے، مسجدِ نبوی ﷺ کے ایک ایک کونے کی برکتوں کو سمیٹے، وہاں کی اذانوں سے اپنے کانوں کو معطّر کرے۔ بسملؔ صاحب کا دل بھی یہی چاہتا ہے۔ وہ مدینے کا دیدار کرنا چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مدینہ دیکھنے کے علاوہ ان کے دل میں کوئی ارمان نہیں ہے۔ اور اسی خواب اور اس کی تعبیر کے لیے آپ دعا گو ہیں۔ کہتے ہیں......

دل چاہتا ہے دیکھ لوں ایک بار مدینہ
پھر اس کے بعد کوئی بھی ارمان نہیں ہے
خیال و خواب میں ہر دم رخِ مدینہ ہو
زہِ نصیب جو سچّا یہ خواب ہو جائے
بسملؔ وہیں پہ جا کے گزاروں گا زندگی
مجھ سے مدینہ جا کے پھر آیا نہ جائے گا
ایک دن میں بھی جاؤں گا طیبہ ضرور
اپنی فریاد بسملؔ اثر خیز ہے

نبی ﷺ کی ذاتِ اقدس نورٌ علیٰ نور ہے جس کی چمک زمین، آسمان، چاند، ستارے اور ذرّے ذرّے میں پائی جاتی ہے۔ آپؐ کی ذاتِ اقدس دونوں جہاں میں محبوب ہے۔ آپؐ کا ذکر جن و انس، سمندر، پہاڑ، ندی، نالے، شجر، حجر، چرندے، پرندے سب کرتے ہیں۔ ایسے پیارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے معجزات عطا کیے جسے بھی مسلمان جانتے ہیں۔ بسملؔ صاحب نے

چونکہ اسلامی تاریخ کا مطالعہ بھی کیا ہے۔اس لیے آپ نے ان معجزات اور تاریخی واقعات کو نعتیہ اشعار میں جگہ جگہ بہ حسن وخوبی پیش کیا ہے۔ دیکھیے کیا خوبصورت اشعار کہے ہیں......

معجزہ مصطفیٰ کا اثر خیز ہے
اک اشارے سے ٹکڑے ہوا چاند بھی

انگلی کے اک اشارے سے شق کر دیا قمر
سمجھے گا کوئی کیسے حقیقت رسولؐ کی

صحرا میں آکے آپؐ نے دریا بہا دیے
یہ معجزہ بھی آپؐ کے نقشِ قدم کا ہے

شیشی میں بھر رہی تھیں پسینہ رسولؐ کا
اک روز اپنے کمرے میں اُمّ سُلیم بھی

آپؐ کو ان کا مکاں اچھا لگا
اس لیے ایوب انصاریؓ ہیں خوش

بسملؔ صاحب کو روزِ محشر کی فکر بہت ستاتی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ روزِ محشر میں جب ہر طرف افراتفری کا عالم ہوگا، ہر کسی کو اپنی پڑی ہوگی، ایسے نفسانفسی کے عالم میں بسملؔ صاحب کو یہ یقین ہے کہ حضور اکرم ﷺ ہم سب کی سائبانی کریں گے۔ میدانِ حشر میں آپ ﷺ شفاعت کے لیے موجود ہونگے، اور آپ ﷺ کے مداح خواہوں پر رحمت سایہ فگن ہوگی۔ اس یقین کو اُن کے اشعار میں جھلکتا ہوا آپ دیکھ سکتے ہیں۔

میں نے سنا ہے اس پہ جہنم حرام ہے
تا عمر جس نے کی ہے اطاعت رسولؐ کی

حشر کے روز میری آنکھ کھلے گی جس دم
کچھ نہ دیکھوں میں فقط آپؐ کی صورت کے سوا

حشر میں صرف طلب گارِ شفاعت ہی نہیں
آپؐ کے ساتھ کا طالب ہوں شفاعت کے سوا

ہم برکھا بادل کیا جانے، کیا لینا ہم کو دریا سے
محشر کے روز ہمیں آقاؐ کوثر پہ بُلانے والے ہیں

ہو جائے گی محشر میں بسملؔ کی شفاعت بھی
سنّت کا وہ دنیا میں حقدار اگر ہوگا

نبیؐ کی راہ پہ چلنے کی ٹھان لو بسملؔ
یقیں ہے حشر میں آساں حساب ہوجائے

بسملؔ صاحب کو حضور ﷺ سے جس قدر محبت اور عقیدت ہے، وہ رسول ﷺ کے چاہنے والوں سے بھی بے پناہ محبت رکھتے ہیں۔ اُن سے ملنے میں انھیں مسرّت ہوتی ہے۔ اُن کی باتوں کی سچائی کو وہ محسوس کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں جن کو حضور ﷺ سے نسبت ہے، مجھے ان کا ہر بیان، ہر ادا، اُن کی ساری باتیں اچھی لگتی ہیں۔

محمدؐ کے شیدائی کی کچھ نہ پوچھو
وہ سچ بولتا ہے، وہ جب بولتا ہے
ساقیٔ دو جہاںؐ سے ہے نسبت جنھیں
جام اُن کا محبت سے لبریز ہے
جن کے لب پہ آپؐ کی باتیں رہیں
مجھ کو اُن کا ہر بیاں اچھا لگا

یہ چند صفحات ادھو مہاجن بسملؔ کی نعتیہ شاعری پر اظہارِ خیال کے لیے کافی نہیں، ابھی بہت کچھ اس موضوع پر لکھا جانا باقی ہے، جب اُن کا نعتیہ مجموعہ شائع ہو کر منظرِ عام پر آجائے گا تب اظہارِ خیال کے لیے نئے راستے نکل آئیں گے۔ اور حضور ﷺ کی مداح سرائی کے طفیل اُن کا نام نعتیہ شاعری کے معروف شاعر دلّو رام کوثریؔ اور ان کے قبیل کے شاعروں کی فہرست میں شمار کیا جائے گا۔

میرے دل کی بات

اُدھو مہاجن بسملؔ

نعت لکھنا کوئی آسان کام نہیں۔ جب میں نے نعت لکھنے کا ارادہ کیا تو جناب نذیرؔ فتح پوری نے مجھے بتا دیا تھا کہ یہ کام تلوار پر چلنے کے مترادف ہے۔ خدا اور رسولؐ کے درمیان حدِ فاصل رکھ کر نعت کہی جاتی ہے۔ لیکن میں نے بھی سوچ لیا تھا کہ کسی نہ کسی طرح میں اس صنفِ سخن میں اپنی عقیدت اور محبت کے پھول کھلاؤں گا۔ میں نے اس سلسلے میں کچھ ایسی کتابوں کا مطالعہ بھی کیا جن میں حضرت محمدؐ صاحب کی زندگی کے حالات درج تھے۔

میں نے سب سے پہلے جو نعت پیش کی وہ کچھ اس طرح تھی ؎

دھوپ سے یوں بچا لیجیے یا نبیؐ
کالی کملی اوڑھا دیجیے یا نبیؐ

یہ نعتیہ کلام جب پہلی بار میں نے مشاعرے میں پیش کیا تو ڈر رہا تھا کہ ایک ہندو کے منہ سے رسالت مآبؐ کی شان میں تعریفی کلمات سن کر لوگ کیا محسوس کریں گے۔ لیکن مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ سامعین نے مجھے کافی داد سے نوازا اور میرا حوصلہ بڑھایا۔ نذیرؔ صاحب نے بھی میری رہنمائی کی۔ مجھے صحیح سمت کی طرف قدم اُٹھانے کے راستے دِکھائے۔ میری مادری زبان مراٹھی ہے۔ میری تعلیمی زبان مراٹھی اور انگریزی ہے۔ اگر مجھے ڈاکٹر نذیرؔ فتح پوری نہیں ملتے تو شاید اُردو کے میدان میں چند قدم بھی چل نہیں پاتا۔ اسی کے ساتھ میرے عزیز دوست مرحوم ریاضؔ بجنوری سے بھی میں رائے لیتا رہا۔ خالص مذہبی مزاج کے آدمی تھے۔ چراغ سے چراغ

جلتے گئے۔ مجھے بھی ہر طرح روشنی ملتی رہی۔ میں قدم آگے بڑھاتا رہا۔ ایک کے بعد دوسری نعت اور یوں یہ تخلیقی سفر آگے بڑھنے لگا۔ اسی کے ساتھ اُردو زبان سے بھی میری دلچسپی اور رغبت بڑھتی گئی۔ ملازمت سے سبکدوشی کے بعد میں نے مولانا آزاد یونیورسٹی سے سرٹیفکیٹ کورس کیا۔ کچھ دنوں بعد اندرا گاندھی اوپن یونیورسٹی، دہلی میں اُردو سرٹیفکیٹ اور ڈپلوما کے لیے امتحان دیا۔ اسی طرح ادب کا اور ادبی کتابوں کا مطالعہ بھی ہوتا رہا اور میرے شعور کو روشنی ملتی رہی۔

اُردو میں غزلوں اور ماہیوں کے علاوہ میں نے دوہے بھی لکھے ہیں اور چند مضامین بھی لکھنے کی کوشش کی۔ بندہ طالب بن جائے تو خدا مراد ضرور پوری کرتا ہے۔ میری جھولی ان مرادوں سے بھرتی رہی۔

اور اب ایک مختصر نعتیہ مجموعے کی مراد بھی پوری ہونے جارہی ہے۔ میں عقیدے اور عقائد کے بارے میں کچھ زیادہ نہیں جانتا۔ حضرت محمدؐ کی ذات اور زندگی کے بارے میں جو کچھ پڑھا اور جان سکا اسے شعر کے سانچے میں ڈھال دیا۔ اور اب یہ نذرانۂ خلوص اور تحفۂ عقیدت آپ کے روبرو پیش کر رہا ہوں۔ میری تمام فنی خامیوں کے باوجود آپ اسے قبول کریں اور مجھے اپنی دعاؤں سے نوازیں۔

محترمہ شمشاد جلیل شاد صاحبہ نے میری نعتیہ شاعری پر بسیط مضمون لکھ کر میری حوصلہ افزائی کی۔ امریکہ میں مقیم جناب فیروز سیفی نے بھی میری نعت اور نعتیہ شاعری پر ایک مضمون اپنے رسالے 'جہانِ نعت' میں شائع کر کے مجھ پر احسان کیا اور میرا نام نعت کے عالمی منظرنامے کا حصہ بنانے کے لیے راستہ ہموار کیا۔

مولوی سیّد آصف نظامی نے اس مجموعے کی معیاری کمپوزنگ کر کے اسے ظاہری خوبصورتی بخشی اور ہاں! جناب شمیم طارق نے بھی میری حوصلہ افزائی فرمائی اور نعتیہ مجموعے کی اشاعت کے لیے مجھے ترغیب دی۔ میں ان تمام کی خدمت میں شکریہ پیش کرتا ہوں۔ اُمید ہے آئندہ بھی عنایتوں کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

حمدِ باری تعالیٰ

بیدار آج بھی وہی سازش ہے اے خدا
نمرود تو نہیں ہے پر آتش ہے اے خدا

وحدت کا تذکرہ ہے ہر اک کی زبان پر
پھر کیوں بتوں کی آج نمائش ہے اے خدا

تیرا کرم ہوا ہے کہ اب خوف سے ترے
آنکھیں ہیں اشک بار نوازش ہے اے خدا

ڈرتا ہوں میں بھی نارِ جہنم سے بے پناہ
جنت کی میرے دل میں بھی خواہش ہے اے خدا

ہر وقت اُن کے نقشِ قدم پر مجھے چلا
منظور تجھ کو جن کی سفارش ہے اے خدا

پھیلاؤں جب بھی ہاتھ تو مقبول ہو دُعا
بسملؔ کی صرف اتنی گزارش ہے اے خدا

حمدِ باری تعالیٰ

رات کے پچھلے پہر نیچے اتر آتا ہے کون
اور دِن میں عرش پر جا کر ٹھہر جاتا ہے کون

جب بہار آتی ہے گلشن میں تو اے دل ہر طرف
مجھ کو حیرت ہے گلوں میں رنگ بھر جاتا ہے کون

جب اذاں ہوتی ہے مسجد میں تو آنگن چھوڑ کر
دیکھنا یہ ہے الٰہی تیرے گھر جاتا ہے کون

ظلم ہو جب ہر طرف اور غم کے بادل ہوں گھرے
تب دِلِ ناشاد میں تسکین بھر جاتا ہے کون

چہچہاتے ہیں سحر ہوتے ہی پیڑوں پر سدا
ان پرندوں میں مدھر آواز بھر جاتا ہے کون

روشنی دیتا ہے شب کو اور تاروں کو ضیاء
روز و شب شمس و قمر میں نور بھر جاتا ہے کون

ان دِنوں تیری صدا پر صرف بسملؔ کے سوا
تیرے در پر باندھ کر رختِ سفر جاتا ہے کون

نعتِ پاک

انسان کیا بیاں کرے مدحت رسولؐ کی
قرآن پاک خود ہی ہے عظمت رسولؐ کی

یا رب دکھا دے راہ کہ میدانِ حشر میں
کیسے ملے گی مجھ کو شفاعت رسولؐ کی

اک پل میں کیسے فرش سے وہ عرش تک گئے
اللہ جانتا ہے یہ رفعت رسولؐ کی

سب سو رہے تھے اور گئے منتہیٰ پہ آپ
سمجھے گا کوئی کیسے حقیقت رسولؐ کی

قرآں بھی کہہ رہا ہے حقیقت بھی ہے یہی
رحمت ہے دو جہاں پہ رسالت رسولؐ کی

نعتِ رسولؐ لکھی تو محسوس یہ ہوا
گھر کر گئی ہے دِل میں محبت رسولؐ کی

بسملؔ یہ سچ ہے اس پہ جہنم حرام ہے
تا عمر جس نے کی ہے اطاعت رسولؐ کی

نعتِ پاک

توفیق خدا دے تو طیبہ کا سفر ہوگا
گلیوں میں مدینے کی اپنا بھی گزر ہوگا

بے تاب مری آنکھیں کیا تاب بھی لائیں گی؟
طیبہ کا حسین منظر جب پیشِ نظر ہوگا

کب ہم کو بُلائیں گے سرکارؐ مدینے میں
کیا جانے دُعاؤں میں کب اپنی اثر ہوگا

سورج کی میرے سر پر جب دھوپ گھنی ہوگی
راہوں میں تری طیبہ تب کوئی شجر ہوگا

دیکھوں گا حسین منظر طیبہ کا ان آنکھوں سے
آنسو کا ہر اک قطرہ بھی مثلِ گوہر ہوگا

بند کرکے نگاہوں کو جائے گا جو طیبہ میں
چوکھٹ پہ محمدؐ کی وہ اہلِ نظر ہوگا

جب گنبدِ خضرا کا دیکھوں گا نظارہ میں
شاداب اُمیدوں کا میرا بھی شجر ہوگا

ہو جائے گی محشر میں بسملؔ کی شفاعت بھی
توحید و رسالت کا خوگر وہ اگر ہوگا

نعتِ پاک

جس پر مرے رسولؐ کا احسان نہیں ہے
دُنیا میں ایسا کوئی بھی انسان نہیں ہے

دِل چاہتا ہے دیکھ لوں اک بار مدینہ
اس کے علاوہ کوئی بھی ارمان نہیں ہے

پیشِ نظر ہوں جس کے احادیثِ مصطفیؐ
بھٹکے وہ راستے سے یہ امکان نہیں ہے

وہ آگئے تھے غارِ حرا کی پناہ میں
اس واقعے سے کوئی بھی انجان نہیں ہے

میں آگیا ہوں آپؐ کی کملی میں ، اس لیے
اب زندگی میں دھوپ کا امکان نہیں ہے

بسملؔ اِدھر جہان کے حالات ہیں ابتر
شہرِ نبیؐ میں کوئی پریشان نہیں ہے

نعتِ پاک

مالک نے انؐ کو علم کا پیکر بنا دیا
رتبہ نبیؐ کا کون و مکاں سے بڑھا دیا

دم سے انھیںؐ کے سارے غلاموں کی شان ہے
چھوٹے بڑے کا بھید نبیؐ نے مِٹا دیا

محتاج جب بھی آپؐ کی چوکھٹ پہ آگیا
آقاؐ نے رحمتوں کا خزانہ لُٹا دیا

بھوُلی ہیں جب سے ہم نے مقدس نصیحتیں
خود زندگی نے ہم کو نظر سے گِرا دیا

پل بھر میں ہوگئے ہیں ستم گر وفا شعار
جب جب مرے رسولؐ نے درسِ وفا دیا

اک معجزہ یہ آپؐ کے نقشِ قدم کا ہے
صحراؤں کو بھی آپؐ نے گلشن بنا دیا

بسمؔل تمام راہوں سے گزرے گا بے خطر
ایمان اور یقیں. نے اگر حوصلہ دیا

نعتِ پاک

خیر البشرؐ کی راہ کا فیضان رہے گا
ہر اک قدم پہ آپؐ کا احسان رہے گا

روشن رہے گی نوکِ قلم نعتِ نبیؐ سے
نعتِ نبیؐ سے پُر مرا دیوان رہے گا

ممکن ہے ظلم میری زباں کاٹ دے مگر
محفوظ میرے سینے میں قرآن رہے گا

مہکے گا خوب اُن کی اداؤں سے میرا گھر
سُنّت کا دِل کی میز پہ گلدان رہے گا

اس زندگی میں شرک سے کر لے جو کنارہ
محفوظ جہنم سے وہ انسان رہے گا

ممکن ہے بھول جائے گا خود اپنی ہی باتیں
بسملؔ کو یاد آپؐ کا فرمان رہے گا

نعتِ پاک

کچھ لوگ ہمیں اب طیبہ کی گلیوں میں گھمانے والے ہیں
ہم خوش ہیں بہت ، وہ خضرا کا دیدار کرانے والے ہیں

اب انؐ کی شریعت پر ہوگا بے خوف عمل تم کیا جانو
اب میرے نبیؐ کی چوکھٹ پر فاروق خود آنے والے ہیں

پھر یادِ نبیؐ کرتی ہے عطا انسان کے دل کو ایک ضیاء
فردوسِ بریں کا میرے نبیؐ احساس دِلانے والے ہیں

صحرا میں اُجالا پھیلا ہے ، تشریف جو آقاؐ لے آئے
اب نور ہی پھیلے گا انؐ کا ، نورانی زمانے والے ہیں

ہم برکھا بادل کیا جانے کیا لینا دینا دریا سے
محشر کے روز ہمیں آقاؐ کوثر پہ بُلانے والے ہیں

غمگین فضاؤں سے کہہ دو راہوں میں نہ آئیں بسملؔ کی
اب دِل کو نبیؐ کی گلیوں کے ذرّے چمکانے والے ہیں

نعتِ پاک

پھر مسافر مدینے کو جانے لگے
دور تک راستے جگمگانے لگے

اُن کے دامن کو چھوکر ہَوا جب چلی
رحمتوں کے چمن لہلہانے لگے

دھوپ جب سر پہ آئی تو خیر البشرؐ
اپنی کملی میں ہم کو چھپانے لگے

آتشِ دشمنی جب بھی بڑھنے لگی
وہ محبت کا دریا بہانے لگے

جب مدینے میں پہنچے ہمارے نبیؐ
گیت خوشیوں کے سب گنگنانے لگے

میٹھے لفظوں میں بسملؔ بھی گم ہو گیا
نعتِ سرکار جب ہم سنانے لگے

نعتِ پاک

دشمن کو اپنے دِل سے لگایا رسولؐ نے
الفت سے اس جہاں کو سجایا رسولؐ نے

ہم جیسے عاصیوں پہ کرم آپؐ نے کیا
جنت کا سیدھا رستہ دِکھایا رسولؐ نے

تھا شرک کا اندھیرا زمانے میں چار سُو
توحید کا چراغ جلایا رسولؐ نے

نازاں تھے اپنیش علہ بیانی پر جو ، اُنھیں
اللہ کا کلام سُنایا رسولؐ نے

جس کی مہک رہے گی قیامت کے روز تک
صحرا میں ایسا پھول کِھلایا رسولؐ نے

بغض و حسد ، نفاق اور نفرت کے دَور میں
ہر شخص کو گلے سے لگایا رسولؐ نے

اے کاش! مژدہ سُن لوُں کسی روز برملا
بسملؔ کو اپنے در پہ بُلایا رسولؐ نے

نعتِ پاک

بخت میں جس کے اطاعت کا اُجالا ہوگا
وہ محمدؐ کا بڑا چاہنے والا ہوگا

جس کو آتے تھے نظر سرورِ عالمؐ ساحر
بغض کا آنکھ میں اُس شخص کی جالا ہوگا

جو بھی کہتا ہے محمدؐ کو رسولِ برحقؐ
اُن کی سیرت کا وہی جاننے والا ہوگا

شرک، محشر میں شفاعت سے رہے گا محروم
حامیٔ شرک جہنم کا نوالہ ہوگا

حشر میں آقاؐ پلائیں گے اُسی پیاسے کو
جس کی تقدیر میں کوثر کا پیالہ ہوگا

سبز گنبد نظر آتا نہیں طیبہ میں جسے
اس کی آنکھوں میں سمجھ لیجیے جالا ہوگا

جب بھی بسملؔ سے کوئی پوچھے صداقت کیا ہے
اُس کے ہونٹوں پہ محمدؐ کا حوالہ ہوگا

نعتِ پاک

سارى دنیا سے نبیؐ کا گلستاں اچھا لگا
وہ زمیں اچھی لگی وہ آسماں اچھا لگا

کر کے ہجرت جب چلے مکّہ سے طیبہ کی طرف
مصطفیٰؐ کے ساتھ چھوٹا کارواں اچھا لگا

تربیت نے جس کی دُنیا کو دیے روشن چراغ
اُس نبیؐ کا مرکزِ نورِ جہاں اچھا لگا

حِکمت و دانائی یا رب اُنؐ کے دم سے مل گئی
مجھ کو نادانوں میں رہنا پھر کہاں اچھا لگا

یا الٰہی ! جب تصوّر میں گیا بسملؔ وہاں
لوٹ کر طیبہ سے پھر آنا کہاں اچھا لگا

نعتِ پاک

فضلِ خدا یہ ہو کہ مدینہ دکھائی دے
رحمت کی وادیوں کا نگینہ دکھائی دے

اللہ مجھ کو ایسی بصیرت عطا کرے
بھارت میں رہ کے شہرِ مدینہ دکھائی دے

لگتے ہی آنکھ خواب کی دُنیا میں جاؤں تو
کچھ بھی نظر نہ آئے مدینہ دکھائی دے

جب بھی پڑھوں رسولؐ کی سیرت ورق ورق
تو حرف حرف مجھ کو نگینہ دکھائی دے

وقتِ اخیر پیاس کی شدّت بڑھے اگر
دریا نہیں ، نبیؐ کا پسینہ دکھائی دے

بسملؔ کو تیرے ایسی ہدایت دے اے خدا
ہر اِک قدم پہ خُلد کا زینہ دکھائی دے

نعتِ پاک

نبیؐ کا امتی جب بھی سوال کرتا ہے
ہمیشہ اس کو خدا مالامال کرتا ہے

نبیؐ کی نعت سنانے کا ہے ہنر جس میں
عجیب درد اسے باکمال کرتا ہے

اسی کی ہوتی ہے اے دل ہری بھری دنیا
خدا کے سامنے جو عرضِ حال کرتا ہے

درؤد پڑھتا ہے پیڑوں کی شاخ پہ ہر دم
بلندیوں پہ پرندہ کمال کرتا ہے

جو جان دیتا ہے صادق رسولؐ پر بسملؔ
بہادری کی وہ قائم مثال کرتا ہے

نعتِ پاک

نکہتیں برستی ہیں سننے اور سنانے سے
لب سے گُل برستے ہیں نعت گنگنانے سے

جب کوئی پتہ مجھ سے پوچھتا ہے طیبہ کا
دل مچلنے لگتا ہے راستہ بتانے سے

اب نہیں تمنائیں درہم و دیناروں کی
علم مل گیا ہم کو آپؐ کے خزانے سے

زندگی کے صحرا میں ہر طرف اندھیرے تھے
کربلا ہوئی روشن آپؐ کے گھرانے سے

جب چمن میں اے لوگو ! آگئے نبیؐ اکرم
پھول اُن کی آمد پر ہوگئے سہانے سے

لاکھ آندھیاں آئے اپنی راہ میں بسمؔل
کون مجھ کو روکے گا اُن کے در پر جانے سے

نعتِ پاک

جس شخص کے دِل میں طیبہ کے دیدار کی خواہش ہوتی ہے
رب اس کو وہاں پہنچاتا ہے یہ اس کی نوازش ہوتی ہے

ہوتا ہے منوّر گھر آنگن، نام اُنؐ کا لبوں پر آتے ہی
جب ذکرِ پیمبرؐ ہوتا ہے انوار کی بارش ہوتی ہے

پاتے ہیں وہیں سے فیض سبھی، درویش ہو یا سلطان کوئی
دربار میں اُنؐ کے جو آئے، بس اس کی ستائش ہوتی ہے

میں اپنی خطاؤں پر نادم ، وہؐ اپنی عطاؤں پر مائل
محشر میں نبیؐ کے آتے ہی، لوگوں کی سفارش ہوتی ہے

چلتا ہے قلم جب کاغذ پر ، بے علم زمانہ کیا جانے
طیبہ سے گھٹائیں آتی ہیں، پھر جھوم کے بارش ہوتی ہے

اب مہکی مہکی لگتی ہے طیبہ کی وادی اے بسملؔ
صحرا میں کلیاں کھلتی ہیں، پھولوں پہ نوازش ہوتی ہے

نعتِ پاک

چراغِ بخت مرا آفتاب ہو جائے
ارادہ طیبہ کا ہے کامیاب ہو جائے

کچھ اس طرح سے ہو انداز نعتِ احمدؐ کا
کہ حرف حرف مقدس کتاب ہو جائے

خیال و خواب میں ہر دم مرے مدینہ ہے
زہے نصیب جو سچّا یہ خواب ہوجائے

تو اپنے لہجے میں تاثیر ایسی پیدا کر
دعا کا حرف لبوں پر گلاب ہوجائے

نبیؐ کی راہ پہ چلنا اگر ہوا بسملؔ
تری نجات کا کچھ تو حساب ہوجائے

نعتِ پاک

حق کا دِیا جلایا جہاں میں رسولؐ نے
باطل کی تیرگی کو مٹایا رسولؐ نے

توحید سے کیا ہے زمانے کو آشنا
کعبے کو پھر سے کعبہ بنایا رسولؐ نے

اخلاص سے ، وفا سے ، محبت سے ، پیار سے
بچھڑے ہوئے دلوں کو ملایا رسولؐ نے

انسانیت پہ آپؐ کا احسان ہے عظیم
انسان آدمی کو بنایا رسولؐ نے

خوش بخت لوگ شرک سے باز آگئے تمام
وحدت کا درس خوب پڑھایا رسولؐ نے

بسملؔ بھی جا کے بیٹھ گئے اس کی چھاؤں میں
صحرا میں ایسا پیڑ لگایا رسولؐ نے

نعتِ پاک

طیبہ کی زمیں یاد ہے طیبہ کی فضا یاد
اب اس کے سوا مجھ کو تو کچھ بھی نہ رہا یاد

آنکھوں میں سمٹ آئے ہیں سرسبز نظارے
اب کچھ بھی نہیں گلشنِ طیبہ کے سوا یاد

میں سرورِ عالمؐ کے مدینے کا ہوں طالب
اس راہ میں آتا ہے ہر وقت خدا یاد

آنکھوں میں مری جب سے سمایا ہے مدینہ
دنیا کا نہ کچھ ہوش ہے نہ اپنا ہی پتا یاد

ہوتی ہے شب وروز جہاں نور کی برسات
ہے روضۂ سرکار کی پُرنور فضا یاد

ہوتی ہے یہاں جب بھی شفاعت پہ کوئی بات
آتی ہے مجھے رحمتِ عالمؐ کی دعا یاد

چُھپ جاتے ہیں جب چاند ستارے کہیں بسملؔ
آتا ہے اندھیرے میں محمدؐ کا دِیا یاد

نعتِ پاک

نہ کیجئے بات اب کوئی مدینہ یاد آیا ہے
نبی کا سبز گنبد میری آنکھوں میں سمایا ہے

پیامِ حق سناکر باادب جبرئیل یہ بولے
خدا نے آج تم کو عرشِ اعظم پر بلایا ہے

حقیقت میں، طریقت میں، شریعت میں، ریاضت میں
جہاں نامِ خدا آیا نبی کا نام آیا ہے

نبی کی ذاتِ اقدس پر نہ ہو کیوں ناز دنیا کو
کہ جن کی رہنمائی نے جہنم سے بچایا ہے

حکومت میں قناعت ہے شجاعت میں مروّت ہے
غلاموں نے اسی در سے بڑا اعزاز پایا ہے

غموں کی دھوپ سے بسملؔ کہاں ہم ڈرنے والے ہیں
نبیؐ کی کالی کملی کا ہمارے سر پہ سایہ ہے

نعتِ پاک

سر میں نبیؐ کے پیار کا سودا لیے ہوئے
طیبہ چلیں گے نیک تمنا لیے ہوئے

تشریف آوری وہ رسولِ انامؐ کی
ظلمت کدہ میں نور کا جلوہ لیے ہوئے

تسکینِ روحِ قلب کی ٹھنڈک علاجِ غم
آیا ہوں اُنؐ کے در سے میں کیا کیا لیے ہوئے

جب بھی ہمیں بُلائیں گے اللہ کے رسولؐ
جائیں گے ہم درود کا تحفہ لیے ہوئے

محشر میں صرف اُنؐ کی شفاعت ہے بالیقیں
دامن جو ہاتھ میں ہے نبیؐ کا لیے ہوئے

طیبہ میں آج خوشیاں منائیں گے دیدہ ور
وہؐ آرہے ہیں اپنا سراپا لیے ہوئے

سب رحمتیں مدینے سے لائیں گے مانگ کر
بسمؔل چلا ہے ہاتھ میں کاسہ لیے ہوئے

نعتِ پاک

پڑھا جب شاہ نے دربار میں نامہ محمدؐ کا
پھر اس کی مملکت میں ہوگیا چرچا محمدؐ کا

مسافر کے لیے دُنیا میں سارے موڑ اُلٹے ہیں
مگر دھرتی پہ سیدھا ہے فقط رستہ محمدؐ کا

درودِ پاک سے یا رب کتابیں بھر گئیں میری
قلم کی نوک پر جس وقت نام آیا محمدؐ کا

میرے اعمال کی فصلیں اِلٰہی لہلہا اُٹھیں
میرے کھیتوں پہ بادل ایسا برسایا محمدؐ کا

یہ کیا کم ہے کہ جتنے ناسمجھ تھے ان کو دُنیا میں
سخنور بن کے ہم نے دین سمجھایا محمدؐ کا

پھر اس کے بعد بسملؔ نیند میری جگمگا اٹھی
نظر آیا مجھے جب خواب میں جلوہ محمدؐ کا

نعتِ پاک

پھر راہِ مستقیم مرے کام آگئی
شہرِ رسولؐ کا مجھے رستہ دکھا گئی

آنکھوں میں جتنے رنگ تھے پل بھر میں مٹ گئے
جالی سنہری میری نظر میں سما گئی

داخل ہوا ہے دین مرے دل میں آپؐ کا
طیبہ تری ہوا بھی مرے گھر میں آگئی

اب کچھ بھی سیکھنے کی ضرورت نہیں رہی
سب کچھ ہمیں نبیؐ کی شریعت سکھا گئی

پھر یہ ہوا کہ ہاتھ میں دیکر مجھے قلم
چاہت رسولِ پاک کی لکھنا سکھا گئی

کفار کی اذیتیں سہتے رہے رسولؐ
یوں ذات ان کی صبر سے جینا سکھا گئی

یا رب ! ترا کرم ہے کہ خیر البشرؐ کی ذات
بسملؔ کے دشت میں کئی غنچے کھلا گئی

نعتِ پاک

اِن دنوں میرا عمل تو حرف چمکانے میں ہے
پھر قلم مجھ سے نبیؐ کی نعت لکھوانے میں ہے

جل رہی ہے جو رسالت کی شمع طوفان میں
اُس کو پانے کی تمنا دِل کے پروانے میں ہے

تم کسی بھی سمت جاؤ لیکن اتنا جان لو
صرف سیدھا راستہ طیبہ نگر جانے میں ہے

بھر گئے پیارے محمد میرا زم زم سے گلاس
یا الٰہی ساری برکت میرے پیمانے میں ہے

مل گیا ہے جب سے بسمل مصطفیٰ کا در مجھے
دنیا بھر کی جگمگاہٹ دِل کے کاشانے میں ہے

نعتِ پاک

یہ نہیں بات کہ بس اہلِ نظر پاتے ہیں
فیض اس در سے سبھی جِن و بشر پاتے ہیں

جو بھی چلتے ہیں زمانے میں سدا سنّت پر
حشر کے بعد وہ جنت میں ثمر پاتے ہیں

مانگتے رہتے ہیں جو ہر وقت ہدایت کی دعا
ایک دِن وہ بھی مدینے کی ڈگر پاتے ہیں

تکتے رہ جاتے ہیں منہ سارے منافق لیکن
نور تو آپؐ سے بس اہلِ ہنر پاتے ہیں

ہم ٹھہر جاتے ہیں سائے میں اُسی کے بسملؔ
راستے میں جہاں سنت کا شجر پاتے ہیں

نعتِ پاک

گھر کر گئی ہے دِل میں محبت رسولؐ کی
ایسی ہوئی ہے ہم پہ عنایت رسولؐ کی

روشن ہوا دِماغ منوّر ہوا ہے دل
ہم نے پڑھی ہے جب سے روایت رسولؐ کی

جو منکرِ رسولؐ تھے وہ بھی سنور گئے
کیا خوب آئینہ ہے امامت رسولؐ کی

قرآں کی آیتوں میں ہوئے اُنؐ کے تذکرے
ہم کیا بیاں کریں گے فضیلت رسولؐ کی

حبِّ رسولؐ دِل میں جگا کر درود بھیج
ہوگی ضرور تجھ پہ عنایت رسولؐ کی

محشر میں نفسا نفسی کے عالم کے باوجود
کام آئے گی ہمارے شفاعت رسولؐ کی

ہر عیب سے خدا نے رکھا اُن کو پاک صاف
کچھ ایسی بے نظیر تھی سیرت رسولؐ کی

بسملؔ کی اتنی بات تو تسلیم کیجئے
ہر شخص کے لیے ہے رسالت رسولؐ کی

نعتِ پاک

جب بھی لوگوں سے مدینے کا پتا لیتا ہوں
ان کے گنبد کو نگاہوں میں بسا لیتا ہوں

کچھ نہیں لکھتا ہوں میں مدحتِ احمدؐ کے سوا
اپنے ہاتھوں میں قلم جب بھی اُٹھا لیتا ہوں

آپؐ کو مان کے میں آخری دنیا کا رسولؐ
اُمّتی آپؐ کا میں خود کو بنا لیتا ہوں

جو بھی آتا ہے مدینے میں بدل جاتا ہے
میں بھی جاکر وہاں تقدیر بنا لیتا ہوں

جب بھی آتی ہے مصیبت کی گھڑی میری طرف
اپنا سر کملی کے سائے میں چھپا لیتا ہوں

جب مدینے سے ہوا آتی ہے خوشبو لے کر
نعت کے پھول فضاؤں میں کِھلا لیتا ہوں

آپؐ کی شانِ عنایت کی پناہیں لے کر
اپنے دامن کو بُرائی سے بچا لیتا ہوں

جگمگا اٹھتی ہے پھر گھر میں شریعت ، بسملؔ
شام ہوتے ہی چراغ اُنؐ کا جلا لیتا ہوں

نعتِ پاک

منتہیٰ پر مقام ہے اُنؐ کا
لازمی احترام ہے اُنؐ کا

سربلندی اُنھیںؐ ملی ایسی
عرش پر اہتمام ہے اُنؐ کا

اُن کے منہ سے برس رہے ہیں پھول
جن کے لب پر کلام ہے اُنؐ کا

پیڑ کی بات کیا بیان کروں
پتّہ پتّہ غلام ہے اُنؐ کا

اے فرشتو ! اِسے بھی لے جاؤ
میرے لب پر سلام ہے اُنؐ کا

اُمتی اُنؐ کا ہو گیا ہوں میں
یہ بھی ، اے دِل ! انعام ہے اُنؐ کا

میرے دامن میں جو بھی ہے لبسمؔل
علم وہ بھی تمام ہے اُنؐ کا

نعتِ پاک

ہجرت کے راستے میں مجھے یہ صلہ ملا
گھر سے چلا تو سامنے غارِ حرا ملا

اب اُس کے سامنے میں سنواروں گا زندگی
خیر البشر کا آج مجھے آئینہ ملا

محفل میں آج اُس پہ میں قربان ہو گیا
جو بعدِ حمد نعت بھی پڑھتا ہوا ملا

در در بھٹک رہا تھا میں دنیا میں اب تلک
جنت کا مجھ کو آپؐ کے در سے پتا ملا

جس دِن سے میں نے آپؐ سی اپنائی سادگی
اِس سادگی سے مجھ کو بڑا فائدہ ملا

بسملؔ کو لوگ کہنے لگے اُن کا اُمتی
چھوٹے سے آدمی کو بڑا مرتبہ ملا

نعتِ پاک

اذان ہونے کے بعد اب تک کبھی بھی ایسا ہوا نہیں ہے
مدینے والو ! گواہ رہنا نماز میری قضا نہیں ہے

پڑھا گئے تھے نبیؐ ہمارے کلام ہم کو وہ پڑھ رہے ہیں
اسی لیے تو ہمارے اوپر کسی کا جادو چلا نہیں ہے

میں اپنی بگڑی بنانے ، لوگو! درِ محمدؐ پہ جا رہا ہوں
ابھی تلک تو میرا مقدر کسی کے در پہ بنا نہیں ہے

بہت دنوں سے ہَوا مدینے سے اپنے گلشن میں آ نہ پائی
اسی لیے تو شجر پہ اپنے کوئی بھی غنچہ کِھلا نہیں ہے

یہ ایسی سچائی ہے کہ جس کو ہر ایک انسان مانتا ہے
کوئی بھی سچا نبیؐ کے جیسا زمانے بھر میں ہوا نہیں ہے

ہزاروں آئے گئے زمیں پر ، سوا نبیؐ کے نظر میں بسملؔ
یہ واقعہ ہے اب تلک تو کوئی بھی دِل میں بسا نہیں ہے

نعتِ پاک

مجھ سے الٰہی ! شاہِ اُممؐ پر قلم اُٹھانا مشکل ہے
حُسنِ رسولِ پاک ہے کیسا ، یہ بتلانا مشکل ہے

آپؐ نہیں آئے تھے جب تک اِس دنیا کے صحرا میں
سب کہتے تھے ویرانوں میں پھول کھلانا مشکل ہے

دُنیا والو ! چاند ستارے آج بھی ہم سے کہتے ہیں
اُنؐ کے دیپ کے آگے اپنا دیپ جلانا مشکل ہے

اسی لیے تو سرورِ عالمؐ ! آپؐ پہ قرآں اُترا ہے
پربت کو تو اک آیت کا بوجھ اُٹھانا مشکل ہے

اک دِن میں بھی شہرِ نبیؐ میں جا کر گم ہو جاؤں گا
میرے لیے تو آپؐ کے در سے واپس آنا مشکل ہے

کھانے کی سنت سکھلائی جب سے بسملؔ ، آقاؐ نے
بسم اللہ پڑھنے سے پہلے کھانا کھانا مشکل ہے

نعتِ پاک

جب بہار آئے گی جھوم کر مدینے سے
گل کھلیں گے گلشن میں ہر طرف قرینے سے

لہروں لہروں بہہ کر میں جا رہا ہوں دریا میں
کام لے رہا ہوں میں آپؐ کے سفینے سے

چاند اور سورج بھی کہہ رہے ہیں اے لوگو
روشنی جہاں میں ہے آپ کے نگینے سے

یہ بھی اک حقیقت ہے میرے گھر کی دولت میں
برکتیں میسّر ہیں آپؐ کے خزینے سے

آپؐ کے پیالے سے ایک بوند مل جائے
تشنگی نہیں بجھتی میکدہ میں پینے سے

اب درِ رسالت پر زندگی گزاروں گا
ہو گیا پریشاں میں اب یہاں کے جینے سے

یاد آ گئی مجھ کو پھر نبیؐ کی اے بسملؔ
دِل تڑپ کے دامن پر آ نہ جائے سینے سے

❖❖❖❖❖❖❖

نعتِ پاک

طیبہ کے راستے میں مجھے یہ خوشی ملی
میں خوش نصیب ہوں کہ گلی آپؐ کی ملی

گنبد کی چھاؤں اب تو مجھے راس آ گئی
طیبہ میں آ کے ایک نئی زندگی ملی

پھر رہ گئی ہے میرے سفینے کی آبرو
مجھ کو رسولِ پاک کی بہتی ندی ملی

یہ سچ ہے صرف آپؐ کے دم سے رسولِ پاکؐ!
دُنیا میں ایک رب کی مجھے بندگی ملی

جب جب بھی میں نے کی ہے محمدؐ کی اتباع
جنت کی راہ مجھ کو ہمیشہ کُھلی ملی

صحرا میں غم کے ساتھ جو رہتا تھا رات دن
طیبہ میں جا کے اُس کو نرالی خوشی ملی

تشریف آپ لائے تو بسملؔ بہار میں
توحید کے چمن سے مجھے اِک کلی ملی

نعتِ پاک

''ہر ایک سانس بصد احترام روشن ہے''
نبیؐ کے دم سے مرا گھر تمام روشن ہے

یہ بات وہ ہے جو اہلِ سخن سمجھتے ہیں
قلم کے لب پہ درود و سلام روشن ہے

ہر ایک شئے تھی اندھیرے میں آپؐ سے پہلے
وہؐ آگئے ہیں تو سارا نظام روشن ہے

نبیؐ کو ماننے والے ہیں غور سے دیکھو
ہمارے گھر میں جوابِ سلام روشن ہے

تمہارے شہر میں ہر شخص ہے اندھیرے میں
درِ رسولؐ پہ لیکن غلام روشن ہے

یہ معجزہ بھی نمایاں ہے آج دُنیا میں
نبیؐ کے بعد بھی اُنؐ کا پیام روشن ہے

یہ چاند دیکھنے نکلا تھا آپؐ کو لیکن
اسی بہانے ہر اک گھر کا بام روشن ہے

جو حشر برپا ہو سکتا ! تو میری پیاس بجھے
میرے خیال میں کوثر کا جام روشن ہے

نعتِ پاک

اب تو نہیں ہے کام کسی کے بھی کام سے
ہے پیار ہم کو اپنے نبیؐ کے نظام سے

آنے سے اُنؐ کے پھول مسرت کے کھل گئے
خوشبو جہاں میں پھیل گئی اُنؐ کے نام سے

اللہ جانتا ہے زمانے کے واسطے
آئے ہیں وہؐ زمیں پہ بڑے اہتمام سے

پھر اُس کے بعد بات کسی کی جچی نہیں
جب کان آشنا ہوئے ان کے کلام سے

دھرتی کی چاہتیں نہ تمنّائے آسمان
اب تو ہمیں ہے کام درود و سلام سے

سچ پوچھئے تو اتنا کسی سے نہیں رہا
ہے پیار ہم کو جتنا نبیؐ کے غلام سے

دِل کے چمن میں آج بھی کوئی کمی نہیں
ہیں برکتیں مکان میں خیر الانامؐ سے

بسملؔ یہ بات ہم کو بتائی رسولؐ نے
ہو گفتگو کی ابتدا پہلے سلام سے

نعتِ پاک

مدینے میں ہرے گنبد کا منظر چھوڑ آئے ہیں
ہمیں غم ہے کہ دربارِ پیمبرؐ چھوڑ آئے ہیں

خدا نے جتنا چاہا ہم رہے اور آگئے واپس
مگر دِل اپنا طیبہ کی زمیں پر چھوڑ آئے ہیں

ہماری پیاس کو حاجت ہے اُنؐ کے آبِ کوثر کی
یہی تو سوچ کر دریا ، سمندر چھوڑ آئے ہیں

میں تنہا رہ گیا ہوں زندگی کے موڑ پر یا رب
مدینے میں میرے ساتھی کو رہبر چھوڑ آئے ہیں

نبیؐ کے در کے آگے وہ بھی دانے چگ رہا ہوگا
مدینے میں جو ہم اپنا کبوتر چھوڑ آئے ہیں

یہاں آکر ہمیں اس بات کا افسوس ہے بسمؔل !
محمد مصطفیٰؐ کا کس لیے در چھوڑ آئے ہیں

نعتِ پاک

آپؐ کے آنے سے سارے جگ میں برکت ہوگئی
اور یہی برکت زمانے میں شریعت ہوگئی

ایک رب کو ہم نے مانا آپؐ کے آنے کے بعد
اور ہم کو غیر معبودوں سے نفرت ہوگئی

آپؐ نے کانٹے ہٹا کر گُل بکھیرے ہر طرف
آپؐ کے طرزِ عمل سے جگ میں نکہت ہوگئی

نوح کی بستی سے چل کر آگئی مکّہ تلک
سچ تو یہ ہے آپؐ پر کامل رسالت ہوگئی

آپ سے سُن کر جو ہم نے کورے کاغذ پر لکھی
پڑھنے والوں کے لیے وہ نظم سیرت ہوگئی

حشر کا میدان شب بھر میری آنکھوں میں رہا
آنکھ کُھلتے ہی لگا میری شفاعت ہوگئی

اپنی بستی سے نکل کر جا رہا ہوں اس لیے
مجھ کو اب شہرِ مدینہ سے محبت ہوگئی

آپؐ ہی کے دم قدم سے ہوگیا روشن قلم
یہ حقیقت ہے کہ بسملؔ ، اپنی نعت ہوگئی

نعتِ پاک

زمیں سے آسمانوں کی گھٹائیں بات کرتی ہیں
بلندی ناز کرتی ہے فضائیں بات کرتی ہیں

مری محفل میں جب خاموش ہو جاتے ہیں سب کے سب
تو پھر طیبہ سے آ آکر ہوائیں بات کرتی ہیں

وہاں جاؤ تو تم بھی اپنے رب سے مانگ کر دیکھو
مدینے میں سدا رب سے دُعائیں بات کرتی ہیں

چمک جاتے ہیں پھر قسمت کے منظر ایک ہی پل میں
سنہری جالیوں سے جب نگاہیں بات کرتی ہیں

اُنھیں بھی بخش دیتے ہیں محمد مصطفیٰ بسملؔ
عمر خطّابؓ کی جب بھی خطائیں بات کرتی ہیں

نعتِ پاک

آسماں کے در کُھلے ہیں آپؐ ہی کے واسطے
اب تلک ایسا نہ ہو پایا کسی کے واسطے

سچ تو یہ ہے اہلِ ایماں کہہ رہے ہیں آج تک
چاند کے ٹکڑے ہوئے اپنے نبیؐ کے واسطے

آپؐ کے آنے سے پھر جنت کی راہیں کُھل گئیں
آپؐ آئے ہیں ہماری رہبری کے واسطے

آپؐ کی اُمّت میں شامل ہوگی یہ دنیا تمام
آپؐ آئے ہیں جہاں میں ہر کسی کے واسطے

دیکھنا میں چاہتا ہوں گنبدِ خضریٰ کا نور
کھول دی ہے میں نے آنکھیں روشنی کے واسطے

لوگ اَنجانی ڈگر پہ چل رہے تھے اب تلک
آگئے ہیں آپؐ سب کی آگہی کے واسطے

جس کو بھی مطلوب ہے بسملؔ اسے کہہ دیجیے
کہ ہدایت بٹ رہی ہے ہر کسی کے واسطے

نعتِ پاک

اس فضیلت کے ہیں حقدار مدینے والے
''آپ نبیوں کے ہیں سردار مدینے والے''

یہ بھی سچ ہے کہ جہاں ہوگیا میرا دیکھو
آپؐ کے آنے سے بیدار مدینے والے

آپؐ کے دم سے حقیقت ہی حقیقت ہوگی
اب نہیں ہوں گے چمتکار ، مدینے والے

آپؐ کے آنے سے رستے مرے ہموار ہوئے
ورنہ ہر راہ تھی دشوار مدینے والے

آپؐ صحراؤں میں آئے تو بہت پھول کھلے
اور مہکنے لگا گلزار مدینے والے

صرف نبیوں کے علاوہ یہ سنا ہے ہم نے
سارے انساں ہیں گنہگار مدینے والے

آپؐ کا اُمّتی بن کر مجھے محسوس ہؤا
میں شفاعت کا ہوں حقدار مدینے والے

جانے کب ہوگا یہی سوچ رہا ہے بسملؔ
گنبدِ خضریٰ کا دیدار مدینے والے

نعتِ پاک

جو جاری آپؐ کے در تک ہے دریا رحمتِ عالم
مجھے مل جائے بس اس کا کنارہ رحمتِ عالم

مدینے کی طرف جاتا ہے اُڑ کر یہ بھی کیا کم ہے
سحر ہوتے ہی چاہت کا پرندہ رحمتِ عالم

تمنا لے کے ہم محلوں کی پھرتے تھے زمانے میں
مگر در آپؐ کا دِل میں سمایا رحمتِ عالم

مدینے میں ہرے گنبد کا منظر سامنے ہوگا
کروں گا روز میں اس کا نظارہ رحمتِ عالمؐ

گواہی دے رہی ہے آج بھی اس بات کی دنیا
بلندی پر تمہیں رب نے بلایا رحمتِ عالمؐ

یہاں حیران ہیں اس بات پر اہلِ خرد بسملؔ
کہ دو عالم میں ہے چرچا تمہارا رحمتِ عالمؐ

نعتِ پاک

جہاں بھی جاؤ وہاں مصطفیٰؐ کی بات کرو
پناہیں ڈھونڈ کے غارِ حرا کی بات کرو

یہ سرزمینِ حرم ہے یہاں کی مٹی پر
ادب سے بیٹھ کے خیر الوریٰؐ کی بات کرو

بلندیوں کے فسانے جہاں پڑھے جائیں
وہاں پہ جاکے کبھی منتہیٰ کی بات کرو

برس رہی ہے مدینے سے جو یہاں آکر
ذرا سنبھل کے نرالی گھٹا کی بات کرو

نبیؐ کے شہر کا دیدار کرکے آئے ہو
لبوں سے اپنے رسولِ خدا کی بات کرو

مدینہ آئے ہو بسکؔل تو یہ بھی دھیان رہے
قبولیت کی گھڑی ہے دعا کی بات کرو

نعتِ پاک

زمانے بھر میں قائم ہے تو سنت مصطفیؐ کی ہے
ہمیشہ اس لیے سب کو ضرورت مصطفیؐ کی ہے

بلندی پر ہمیں جاکر یہی محسوس ہوتا ہے
فرشتوں سے کہیں بڑھ کر فضیلت مصطفیؐ کی ہے

حقیقت میں بہت آسان ہے اس پر عمل کرنا
سبھی کے واسطے دنیا میں سنت مصطفیؐ کی ہے

بزرگوں سے سنا ہے، تم بھی سن لو اے جہاں والو!
کسی کی بھی نہیں ایسی جو عظمت مصطفیؐ کی ہے

قلم سے پوچھ لینا وہ یہی بتلائے گا تم کو
میری نعت کے لفظوں میں سعادت مصطفیؐ کی ہے

حقیقت یہ ہے کہ ہر وقت میرے کام آئے گی
میری جھولی میں اے بسمؔل جو برکت مصطفیؐ کی ہے

نعتِ پاک

سنا ہے ہم نے مہک بے حساب رکھتے ہیں
مدینے والے ہزاروں گلاب رکھتے ہیں

سوال جتنے ہیں لے جا رسول عربیؐ تک
وہ مصطفیٰؐ ہیں سبھی کا جواب رکھتے ہیں

ذرا سی دیر میں رُخ موڑ دے ہواؤں کا
رسولؐ میرے بڑا انقلاب رکھتے ہیں

کوئی بھی جنگ ہو ہم ہار کر نہیں آتے
نبیؐ ہمارے ہمیں کامیاب رکھتے ہیں

پڑھیں گے وہ مرا فسانہ کس لیے بسمؔل
رسول والے خدا کی کتاب رکھتے ہیں

نعتِ پاک

نظر مجھ کو آیا دیارِ مدینہ
رہا عمر بھر میں نثارِ مدینہ

کرم مجھ پہ بھی کملی والے کا ہے یہ
کہ مجھ کو ملی ہے بہارِ مدینہ

ازل سے تھی میری یہی اک تمنا
کہ دیکھوں گا اک دِن دیارِ مدینہ

زمیں آسماں اور انسان ہی کیا
ہیں سب جان و دِل سے نثارِ مدینہ

عجب کیفیت ، حاجیو ! چھائی ہوگی
گئے ہوں گے جب تم دیارِ مدینہ

ازل سے ہی یارو نبیؐ کا ہوں عاشق
تصوّر میں ہوں ہمکنارِ مدینہ

نعتِ پاک

اور کیا رکھّا زمانے میں ہے وحدت کے سوا
کوئی شئے پیاری نہیں آپؐ کی سنت کے سوا

التماس اِتنی ہے تم جا تو رہے ہو طیبہ
کچھ نہیں لانا میرے واسطے ، برکت کے سوا

حشر کے روز مری آنکھ کھلے گی جس دم
کچھ نہ دیکھوں میں فقط آپؐ کی صورت کے سوا

حشر میں مَیں کہ طلبگارِ شفاعت ہی نہیں
آپؐ کا ساتھ بھی چاہوں گا شفاعت کے سوا

گردشِ دوراں جہاں جاتی ہے جانے دیجے
میں نہ جاؤں گا کہیں ان کی ہدایت کے سوا

جب بھی کاغذ پہ قلم رکھوں یہی کہتا ہے
نعت لکھوں نہ وضو اور طہارت کے سوا

بادشاہ ہو کہ کوئی اور ، کسی کا بسمؔل
اب کوئی حکم نہیں بڑھ کے شریعت کے سوا

نعتِ پاک

جا کے دیکھا جو وہاں اچھا لگا
اہلِ صُفہ کا جہاں اچھا لگا

دیکھنے والوں کو طیبہ کے قریب
مہکا مہکا گلستاں اچھا لگا

آپ کی بستی میں آکر کھو گیا
کیا کہوں میں کیا کہاں اچھا لگا

گھر سے جب نکلا مدینے کی طرف
ایک اک بارِ گراں اچھا لگا

اس لیے ایوب انصاریؓ ہیں خوش
آپؐ کو اُن کا مکاں اچھا لگا

جن کے لب پر آپ کی باتیں رہیں
مجھ کو اُن کا ہر بیاں اچھا لگا

آپؐ کی چوکھٹ ہمیں اچھی لگی
اور مکینِ لامکاں اچھا لگا

دیکھ کر بسملؔ کو ، اُن کی پشت پر
اک نبوت کا نشاں اچھا لگا

نعتِ پاک

دل میں سمایا جب سے قرینہ رسولؐ کا
آنکھوں میں بس گیا ہے مدینہ رسولؐ کا

بڑھتے رہے جو صحرا سے ساحل کی سمت تم
مل جائے گا تمہیں بھی سفینہ رسولؐ کا

اک روز اپنے کمرے میں اُمِّ سُلیم بھی
شیشی میں بھر رہی تھیں پسینہ رسولؐ کا

ایسی بلندی اور جہاں میں کسے ملی
افلاک تک زمیں سے تھا زینہ رسولؐ کا

ایمان والے کرتے ہیں لبسمل سدا تلاش
سنت کی سرزمیں میں خزینہ رسولؐ کا

نعتِ پاک

''جب مدینے کی جانب نظر ہوگئی''
راہ پھر میری آسان تر ہوگئی

جب میں طیبہ کی جانب چلا شوق سے
اِک سہانی فضا ہمسفر ہوگئی

میرا پڑھنا تھا بس اک حدیث آپؐ کی
میری دُنیا اِدھر سے اُدھر ہوگئی

اِک اِشارے سے اُنؐ کے قمر شق ہوا
شمس پلٹا نمازِ عصر ہوگئی

دِل کے کاغذ پہ جب نامِ احمدؐ لکھا
دِل منوّر ہُوا ، روح تر ہوگئی

آپؐ کی یاد میں زندگانی مری
یہ بھی کیا کم ہے بسملؔ ، بسر ہوگئی

نعتِ پاک

"جس کو نامِ محمدؐ سے پرہیز ہے"
اس کا سینہ کدورت سے لبریز ہے

ساقئ دو جہاںؐ سے ہے نسبت جنھیں
جام اُن کا محبت سے لبریز ہے

اِک اشارے سے ٹکڑے ہوا چاند بھی
معجزہ مصطفیٰؐ کا اثر خیز ہے

سینکڑوں دل جہاں سے منوّر ہوئے
وہ مدینے کا سورج بڑا تیز ہے

جس کے جلووں سے دنیا میں پھیلا ہے نور
اس کے جلووں سے دل میرا لبریز ہے

ایک دن ہم بھی جائیں گے طیبہ ضرور
اپنی فریاد بسملؔ اثر خیز ہے

نعتِ پاک

مدینے کی گلیوں میں ہم جانے والے
''چمک تجھ سے پائیں گے ہم پانے والے''

شفاعت کا ، رحمت کا میں ہوں سوالی
کرم مجھ پہ فرما دو فرمانے والے

مرا دل بھی بن جائے مسکن تمہارا
''مدینے میں آرام فرمانے والے''

عقیدت کے ہاتھوں سے دامن پسارے
ترے در پہ آئے ہیں سب آنے والے

نہ چھیڑو ابھی ذکر خلدِ بریں کا
ابھی تو مدینہ ہے ہم جانے والے

میسر ہمیں ہیں بہارِ مدینہ
نہیں پھول ہم ایسے مُرجھانے والے

مسیحا تمہیں ہو زمانے کے آقاؐ
تمہیں سے ہے بسملؔ شفا پانے والے

نعتِ پاک

تضمین

وہ نورانی باتیں ہی سب بولتا ہے
''زبانِ محمدؐ سے رب بولتا ہے''

اُٹھو بہرِ تعظیم سر کو جھکا دو
کہ آقاؐ کے در پر ادب بولتا ہے

تڑپ مجھ کو آقاؐ کی تڑپا رہی ہے
جدائی میں دل باادب بولتا ہے

محمدؐ کے شیدائی کی کچھ نہ پوچھو
''وہ سچ بولتا ہے وہ جب بولتا ہے''

محمدؐ سے بڑھ کر نہیں کوئی لبِ حق
''عجم بولتا ہے عرب بولتا ہے''

نعتِ پاک

دھوپ سے یوں بچا لیجیے یا نبیؐ
کالی کملی اوڑھا دیجیے یا نبیؐ

غم کے مارے ہوئے دے رہے ہیں سدا
کچھ ہماری خبر لیجیے یا نبیؐ

پیاس سے ہم تڑپتے ہوؤں کے لیے
کوئی دریا بہا دیجیے یا نبیؐ

ہم گنہگار ہیں آپ ہی کے حضور
آپ ہی اب کرم کیجیے یا نبیؐ

ہے یہ بسملؔ کی بس التجا آپ سے
اس کو اپنا بنا لیجیے یا نبیؐ

نعتِ پاک

کہہ دو چراغ نور بجھایا نہ جائے گا
یہ دینِ مصطفیٰ ہے مٹایا نہ جائے گا

ایسا رنگے ہیں ہم تو درودوں کے رنگ میں
یہ رنگ اب کسی سے چھڑایا نہ جائے گا

محبوبِ رب کو دل میں بٹھایا ہے اس طرح
اُن کے سوا کسی کو بٹھایا نہ جائے گا

پہنچایا جس نے دین کو سارے جہان میں
وہ رحمتِ تمام بھلایا نہ جائے گا

مہکا دیا ہے آپ نے سارے جہان کو
ایسی صداقتوں کو بھلایا نہ جائے گا

بسملؔ وہی پہ جاکے گزاروں گا زندگی
مجھ سے مدینہ جاکے پھر آیا نہ جائے گا

❖❖❖❖❖

اُدھو مہاجن بسملؔ کی مطبوعات

* میرا تصوّر (نظمیں - ہندی) ۱۹۹۹ء
* تھوڑا سا آسمان (غزلیں - ہندی) ۲۰۰۳ء
* مٹی کی خوشبو (شعری مجموعہ - ہندی) ۲۰۰۷ء
* حرفِ غزل (غزلیں - اُردو) ۲۰۱۰ء
* دھوپ میں سایہ (غزلیں - ہندی) ۲۰۱۰ء
* غزل کے ساتھ (غزلیں - اُردو) ۲۰۱۳ء
* غزل کے ساتھ (غزلیں - ہندی) ۲۰۱۳ء
* محمدؐ سب کے لیے (نعتیہ مجموعہ - اُردو) ۲۰۱۸ء

Muhammad (ﷺ) Sab Ke Liye

(Collection of Naats)

by

Uddhav Mahajan "Bismil"

ASBAQUE PUBLICATIONS
Saira Manzil, 230/B/102, Viman Darshan
Sanjay Park, Lohgaon Road,
Pune - 411 032 (M.S.) India
Cell: 9822516338, 8055755623
Email: nazir_fatehpuri2000@yahoo.com